السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں کچھ دن پہلے ایک قتل ہوا، میں نے گولی چلنے کی آواز سنی اور ایک آدمی کو ہاتھ میں بندوق لیے ہوئے بھی دیکھا لیکن گولی چلاتے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے عدالت میں گواہی دیدی ہے کہ اسی آدمی نے قتل کیا ہے، کیا یہ گواہی شرعاًدرست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!!

شریعت اسلامیہ کی رو سےاپنے مشاہدہ کی گواہی دی جاسکتی ہے۔ ظن و تخمین اور قیافہ سے عین ممکن ہے کسی بے گناہ کو دھر لیا جائے۔ چنانچہ حدیث میں بیان ہوا ہے کہ ایک عورت صبح کی نماز کےلئے مسجد میں آنے کی تیاری کررہی تھی۔ اچانک کسی نے اس سے زنا بالجبر کاارتکاب کرلیااوررات کی تاریکی سے فائدہ اٹھائے ہوئے بھاگ نکلا۔ اتفاقاًایک دوسرا آدمی وہاں سے گزراتو عورت نے شور مچایا اورداد رسی کےلئے اس سے فریاد کی ۔اتنے میں چند آدمی اورآگئے تو عورت نے انہیں بھی اپنی مدد کےلئے پکارا، انہوں نے دوسرے شخص کو پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پش کردیا اور کہا ہم نے اسے جائے وقوعہ سے بھاگتے ہوئے قابو کیا ہے۔ عورت نے بھی اس کے خلاف گواہی دے دی کہ اس نے زبردستی میری عزت کولوٹا ہے۔ ملزم نے صفائی پش کرتے ہوئے کہااس عورت نے مجھے اپنی مدد کےلئے پکاراتھا اورمیں وہاں سے متعلقہ شخص کوپکڑنے کےلیے دوڑاتھا لیکن عورت کااصرار تھا کہ یہ خلاف واقعہ بات کہتا ہے اوراصل مجرم یہی ہے۔ بیانات سننے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ لوگ اسے رجم کرنے کےلئے لے جارہے تھے کہ ایک آدمی کانپتا ہوا آیااورکہا یہ بے گناہ ہے، اصل مجرم میں ہوں۔ میں نے اس عورت سے زنا کاارتکاب کیا تھا، لہٰذااس کے بجائے مجھے رجم کیا جائے۔ (نسائی) اس طرح ایک واقعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پش آیا۔ پولیس نے ایک شخص کواس حالت میں گرفتار کیاکہ اس کے خون آلودہ ہاتھوں میں چھری تھی اورایک مقتول اس کے سامنے خون میں لت پت ہواپڑاتھا۔ اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں پش کیا گیا، حقیقت حال دریافت کرنے پر اس نے اعتراف ''جرم ''کرلیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا کہ اسے جرم قتل کی پاداش میں قتل کردیاجائے۔ جلاد اسے مقتل کی طرف لے جارہاتھا کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اورکہنے لگا کہ قاتل میں ہوں، لہٰذااس کے بجائے میرا سر قلم کردیاجائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے اقراری مجرم سے کہاکہ جب اصل قاتل یہ ہے تو پھر تیرااعتراف جرم کس بنا پر تھا؟ اس نے کہا حالات ہی ایسے تھے اگرمیں اس وقت انکار کرتا تو میری بات کو کون تسلیم کرتا دراصل واقعہ یہ ہے کہ میں پشہ کے لحاظ سے قصاب ہوں۔ گائے ذبح کرنے کےلئے باہر میدان میں گیا اسے ذبح کرکے کھال اتار رہاتھا کہ مجھے اچانک پشاب کی حاجت محسوس ہوئی میں نےچھری ہاتھ میں لئے ویرانے کارخ کیا تودیکھتا ہوں کہ وہاں ایک شخص خون میں لتھڑا پڑا ہے، گھبراہٹ کے عالم میں کھڑاہوکر دیکھ رہا تھا کہ آپ کی پولیس نے اسی حالت میں مجھے گرفتار کرلیا۔ [الطرق الحکمیہ، ص۵۵]

اس بنا پر سائل نے اگر دوسرے شخص کواپنی آنکھوں سے گولی چلاتے ہوئے دیکھا ہے تواس کی گواہی دی جاسکتی ہے بصورت دیگر کئی ایک خطرات کے جنم لینے کااندیشہ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:439